Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۶ ذوالحجہ ۱۳۹۱ھ ۲۳ صلح ۱۳۵۱ ہش ۲۳ جنوری ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزاماً دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً اچھی ہے احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل مسجد مبارک ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں بتایا کہ الٰہی بشارات کے ماتحت غلبۂ اسلام بہرحال مقدر ہے دنیا کی کوئی طاقت اس میں روک پیدا نہیں کر سکتی۔ لیکن الٰہی بشارتیں اعمال صالحہ کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں اس لئے ہم سب کو اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ جلد سے جلد اللہ تعالیٰ کی بشارتیں پوری ہوں اور اسلام دُنیا پر غالب آجائے۔

عید فنڈ

عید الاضحیٰ اپنی برکات کے ساتھ آرہی ہے عید الفطر کی طرح اس عید کے موقعہ پر بھی عید فنڈ وصول کیا جاتا ہے۔ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اپنی اپنی جماعت میں اس امر کی تحریک فرماویں۔ اور عید کے موقعہ پر اس فنڈ کی وصولی کا انتظام فرماویں۔

عید فنڈ کی شرح ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ ہے اور اس کے علاوہ ہر مرد و زن، بچے، بوڑھے کو حسبِ توفیق عید فنڈ میں حصہ لینا چاہیئے۔

یہ امر پیشِ نظر رہے کہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس لئے اس کی کل رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مُتّقی بننے کے لئے اخلاقِ فاضلہ میں ترقّی کرنا ضروری ہے

جو لوگ اخلاقِ فاضلہ کے جامع ہوتے ہیں وُہی اصل میں مُتّقی ہوتے ہیں

"مُتّقی بننے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عُجب، حقارت، بُخل کے ترک میں پکّا ہو تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقّی کرے۔ لوگوں سے مروّت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے، خدا تعالیٰ کے ساتھ سچّی وفا اور صدق دکھلاوے، خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔ اِن باتوں سے انسان مُتّقی کہلاتا ہے اور جو لوگ اِن باتوں کے جامع ہوتے ہیں وُہی اصل مُتّقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اُسے مُتّقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاقِ فاضلہ اُس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ہے اور اس کے بعد اُن کو کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ وُہ فرماتا ہے۔ وھو یتولی الصالحین۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں، اُن کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وُہ دیکھتے ہیں، اُن کے کان ہو جاتا ہے جن سے وُہ سُنتے ہیں، اُن کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے مَیں اُس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اُس کا بچہ چھینے تو وُہ غضب سے جھپٹتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۰۰، ۴۰۱)

رُوح القدس کی مدد کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"تم راستباز اُس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب رُوح القدس تمہاری مدد کرے گا۔"

(کشتی نوح)

اپنی مشکلات اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیجئے، تا وُہ خود آپ کی مشکل کشائی فرمائے اور آپ کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ صلح ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصولِ رضائے الٰہی کا حتمی اور یقینی ذریعہ

قبل ازیں ہم قرآنِ مجید کی متعدد آیات کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ مومنوں پر دو قسم کے ابتلاء آتے ہیں۔ ایک امتحان و آزمائش کے رنگ میں، دُوسرے سرزنش یا سزا دہی کے رنگ میں۔ آزمائش کے رنگ میں جو ابتلاء وارد ہوتے ہیں اُن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ صبر و استقامت اور ہمت و استقلال کے وہ بے نظیر اوصاف جن سے مومن متصف ہوتے ہیں دُنیا پر آشکار ہوں۔ برخلاف اِس کے سرزنش کے رنگ میں جو ابتلاء مومنوں کو پیش آتے ہیں اُن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مومنوں کو کسی قدر جھنجھوڑ کر بیدار کیا جائے اور انہیں اپنی اصلاح کرنے کا موقع دیا جائے۔ دونوں قسم کے ابتلاؤں کی ایک مشترک غرض یہ ہوتی ہے کہ مخلص مومن صبر و استقامت کے عظیم الشان مظاہرہ کے ذریعہ اور بعض عملی کمزوریوں میں ملوث مومن اپنی اصلاح کے ذریعہ تائید و نصرتِ الٰہی کے مورد بن کر اعلیٰ کامیابیوں، کامرانیوں اور ترقیوں سے ہمکنار ہونے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہوں۔

ہر دو قسم کے ابتلاؤں کی اِس مشترک غرض کے پیشِ نظر مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ بالخصوص ابتلاؤں کے وارد ہونے کے دوران اِس امر کا خاص خیال رکھیں کہ ان کی ہر حرکت و سکون حصولِ رضائے الٰہی پر مُنتج ہو نہ کہ خدا تعالےٰ کی ناراضگی اور غضب پر۔ ابتلاؤں کے ایام میں مومنوں کے لئے سب سے زیادہ اہم سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کو کیسے راضی کریں۔ تا وہ راضی ہو کر اُن پر رجوع برحمت ہو؟ ان کے کامیاب و بامراد اور ابتلاؤں میں سُرخرو ہونے کا تمام تر دار و مدار اِس سوال کے صحیح جواب پر ہی ہوتا ہے۔ اگر ان تمام اعمال کی تفصیل میں جایا جائے جن سے خدا کی رضا حاصل ہوتی ہے تو مختصر سے مضمون میں ان سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور اگر ان کا احاطہ کیا بھی جائے تو بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک مومن جو نیک اعمال بجا لاتا ہے وہ عند اللہ مقبول بھی ہوں۔ پس اصل چیز محض اعمال نہیں بلکہ وہ رُوح ہے جو نیک اعمال میں کار فرما ہوتی ہے۔ بے رُوح اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہوتے۔ وہی اعمال مقبول اور رضائے الٰہی پر منتج ہوتے ہیں جو روح سے مملوء ہوں۔ وہ روح کیا ہے؟ اِس کا جواب خدا تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ وہ روح جو اعمال کو عند اللہ مقبول بناتی اور ایک مومن کو حصولِ رضائے الٰہی کا مستحق ٹھہراتی ہے **تقوٰی** ہے۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہم کیونکر خدا تعالےٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقوٰی سے۔ سو اَے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔" (ازالہ اوہام)

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ خدا تعالیٰ تقوٰی سے راضی ہوتا ہے اور تقوٰی ہی وہ روح ہے جس کے نیک اعمال میں کار فرما ہونے سے وہ اعمال عند اللہ مقبول ہوتے ہیں طبعاً سوال پیدا ہوتا تھا کہ تقوٰی سے کیا مُراد ہے؟ سو حضور علیہ السلام نے ہی تقوٰی کی تعریف بھی بیان فرما دی چنانچہ فرمایا:۔

"سو تقوٰی یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نُور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو، ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔" (ازالہ اوہام)

اِس سے صاف عیاں ہے کہ تقوٰی نام ہے دِل کے شر سے یکسر خالی اور خیر سے سر تا سر بھرپور و معمور ہو جانے کا۔ متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ ایک مسلمان اپنے دل کے مخفی خیالات، مخفی عادات، مخفی جذبات اور مخفی ملکات کا محاسبہ کرتا رہے۔ اور اگر کوئی خیال، کوئی عادت، کوئی جذبہ اور کوئی ملکہ کسی لحاظ سے بھی شر کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہو تو اسے یکدم ترک کر دے اور اپنے دل میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ جو نیک عمل بھی بجا لائے گا وہ رضائے الٰہی پر مبنی ہونے کے باعث جنابِ الٰہی میں مقبول ٹھہرے گا اور تائید و نصرتِ الٰہی اسے حاصل ہو جائے گی جو اِس بات کی ضمانت ہوگی کہ اسے مشکلات و مصائب سے مخلصی عنایت کی جائے گی اور کامیابی و کامرانی اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی۔ تقوٰی کی اِس بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۲۸)

یعنی اللہ تعالیٰ دُعائیں، عبادتیں، قربانیاں الغرض ہر قسم کے نیک اعمال مُتقیوں ہی کے قبول فرماتا ہے۔

نیز مزید فرمایا ہے کہ:۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ

(الطلاق آیات ۳ و ۴)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقوٰی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اُس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اُس کو خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکّل کرتا ہے تو اللہ اُس کے لئے کافی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اِس آیت کی تفسیر کرتے ہُوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکروہاتِ دُنیا سے آزاد کر کے اُس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مصیبت میں اُس کے لئے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے اور اُس کے لئے ایسی روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اُس کے علم و گمان میں نہ ہوں یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ ۔ ۔ ۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، وُہ بڑی طاقت والی ذات ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

پس خدا تعالیٰ کو راضی کرنے اور اُس کی تائید و نصرت حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تقوٰی اختیار کر کے اُس پر بھروسہ کیا جائے۔ رضائے الٰہی اور نصرتِ الٰہی حاصل کرنے کی بنیادی شرط تقوٰی ہی ہے۔ اسی سے مشکلات و مصائب میں مخلصی نصیب ہوتی ہے اور اسی سے کامیابی اور غلبہ میسّر آتا ہے۔

ہم اہلِ پاکستان کے لئے مشکلات اور ابتلاؤں کے موجودہ ایام میں ازبس ضروری ہے کہ ہم تقوٰی کی راہوں پر گامزن ہوں اور تقوٰی پر قائم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکّل کریں۔ جب ہم تقوٰی کی صفت سے اپنے آپ کو متصف کر لیں گے تو وہ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا کا وعدہ ہمارے حق میں پُورا کر دکھائے گا اور وُہ خود ہمارا مُتکفّل بن کر ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتحِ عظیم اور غلبہ بخشے گا۔ تقوٰی اختیار کرنے کی صورت میں ہم موجودہ ابتلاء میں سے زیادہ طاقتور اور صحیح معنوں میں سُرخرو اور فائز المرام ہو کر نکلیں گے۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے ۲۹ ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور افتتاحی خطاب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سات صفات جن کا ہر نسل کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے

فرمودہ ۸ر اخاء ہش ۱۳۵۰ (۸ر اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام ربوہ

(۶)

چھٹی صفت
گناہ سے پرہیز

ذنب کے دوسرے معنے "الذنب" یعنی گناہ کے ہیں۔ دراصل گناہ شرک کا ہی دوسرا نام ہے۔ شکل ذرا بدلی ہوئی ہے عام آدمی کے لئے شاید سمجھنا مشکل ہو جائے درحقیقت خدا سے دوری گناہ ہے جو شخص خدا کو پہچان لیتا ہے اور خدا کے نور کی چھاؤں کے نیچے آجاتا ہے، وہ اندھیرے میں کیسے چلا جائے گا۔ وہ گناہ کیسے کریگا گناہ خدا سے دوری اور تاریکی کا راستہ ہے بعض دفعہ انسان خدا کی صفات کی شناخت کرنے کے بعد بھول جاتا ہے اور یہ بھول جانا اس کی زندگی کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ بعض دفعہ ممکن ہے انسان کا حافظہ کمزور ہو اور اس سے بظاہر گناہ سرزد ہو جائے، ایسے شخص کو ہم گناہگار نہیں کہتے لیکن کیا اس شخص کو نماز میں وہی لذت مل رہی ہوتی ہے جو اس آدمی کو مل سکتی ہے جس کا حافظہ کمزور نہیں ہوا۔

ایک احمدی عورت کا واقعہ

مجھے ایک مثال یاد آگئی ہے ہماری ایک احمدی بہن جس کی شادی ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں مگر ابھی تک اس کے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا۔ (آپ بھی دعائیں کریں۔ میں بھی دعا کر رہا ہوں) میرے پاس دعا کرانے کے لئے آئی۔ مگر روتی چلی گئی۔ میں بڑا حیران ہوا اور اس سے کہا تم احمدی ہو۔ تمہارا خدا کی ہستی پر یقین ہے مسکراہٹیں ہمارے چہروں پر کھیلتی ہیں تم نے رونا کیوں شروع کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی میں نے نماز چھوڑ دی ہے میں نے کہا تمہیں کیا ہو گیا تم نے نماز کیوں چھوڑ دی۔ وہ کہنے لگی کہ میں نے نماز پڑھنی اسلئے چھوڑ دی ہے کہ جب میں نماز کی نیت باندھتی تھی تو گندے گندے خیالات آنے لگتے تھے۔ پھر میں نیت توڑ کر دوبارہ باندھتی تھی پھر اسی طرح گندے خیالات آنے لگ جاتے تھے۔ آٹھ آٹھ دس دس بلکہ بعض دفعہ بیس بیس دفعہ یہی ہوتا تھا تو میں نے کہا چلو نماز ہی چھوڑ دو۔ خیر اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل کرنا تھا میں نے اسے کہا کہ جنطیانا استعمال کرکے دیکھو اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہو گیا تو تمہیں فائدہ پہنچے گا۔ چنانچہ ۱۵½ دن کے بعد وہ مجھے دوبارہ ملی تو میں نے اسے پہچانا نہیں کیونکہ اسکی جو حالت میری نظر میں آئی تھی کہ آنسو بہہ رہے ہیں اور بہت بڑے پریشان حال اور اب اس کی ساری پریشانی دور ہو چکی تھی۔ میں نے پوچھا تمہیں کوئی فائدہ ہوا ہے۔ کہنے لگی کہ دیکھیں کتنا فائدہ ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب میں نے نماز پڑھنی شروع کر دی ہے اور اس طرح برکت بھی آگئی ہے۔

ایک عجیب دعا اور اس کی قبولیت

غرض بیماری کی وجہ سے انسان نہ صرف یہ کہ عملاً عبادات اور اللہ تعالیٰ نے جو دوسرے فرائض عائد کئے ہیں ان کی ادائیگی میں کمزوری محسوس کرتا ہے بلکہ عبادات کی فرضیت کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

اب ہر چیز جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو اور ہر خواہش جو خدا کے لئے ہو وہ ایک لذت اور سرور پیدا کرتی ہے۔ ایک دفعہ مجھے کیا سوجھی (میں یہی کہوں گا کہ بچوں والا خیال تھا) میں نے ایک دن دعا کی اے خدا! تو نے اپنے بندوں کے لئے مختلف قسم کی لذتوں کے حصول کے لئے مادی اشیاء پیدا کی ہیں مثلاً کھانے میں بھی لذت ہے۔ اگر لذیذ کھانا ہو اور خواہش کے مطابق ہو تو انسان کو اس میں بڑا مزا آتا ہے۔ گرمیوں میں ٹھنڈا پانی یا ایئر کنڈیشنڈ روم اور سردیوں میں گرم لحاف سرور پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح کی بے شمار مادی اشیاء ہیں جن سے سرور پیدا ہوتا ہے۔ میں نے یہ دعا کی کہ خدایا مجھے تو بغیر مادی اشیاء کے تیرا بخشا ہوا سرور چاہیئے۔ ویسے تو یہ کہنا شاید پاگل پن تھا۔ لیکن خدا اپنی شانِ رحمت دکھانے پر آگیا۔ کوئی پندرہ منٹ کے بعد میرے جسم اور میرے دماغ اور میری روح میں ایک ایسا سرور پیدا ہوا۔ جس کی کیفیت ۴۸ گھنٹے تک مجھ پر طاری رہی۔

پس خدا تعالیٰ کا تعلق اس طرح سرور بخشتا ہے۔ کھانا بھی اسی کے حکم سے لذت دیتا ہے۔ ورنہ اگر خدا نہ چاہے تو بعض دفعہ کھانا کھانے سے قولنج ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے

غرض ذنب دراصل خدا تعالیٰ سے دوری کا نام ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

ساتویں صفت
قوت احسان اور صبر

پھر فرمایا کہ جس خدا نے تمہیں اتنا کچھ دیا ہے تو تمہیں بھی (خدا تعالیٰ کی صفت احسان سے متصف ہو کر) دنیا پر احسان کرنا پڑے گا۔ میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ اسی سال سے ساری دنیا کی گالیاں اور ظلم (جو ہمارے اوپر ہوئے ہیں) ہماری مسکراہٹ نہیں چھین سکے اور ہم سے قوتِ احسان نہیں چھین سکے ہمارا بڑے سے بڑا دشمن اگر کسی کام کے لئے ہمارے پاس آتا ہے تو ہم مسکرا کر اس کا کام کر دیتے ہیں کیونکہ ہمیں خدا نے بے حد و حساب دیا ہے۔ یعنی اس کا وہ پیار کہ جس کے نتیجہ میں ہمارا احساس یہ ہے کہ ساری دنیا ہمارے لئے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ آپ کے متعلق فرمایا:-

لولاک لما خلقت الافلاک

ہم آپ کے ماننے والے ہیں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ عالمین پیدا ہوئے ہیں تو آپ کے ماننے والوں کے لئے بھی پیدا ہوئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ساری یونیورس یہ عالمین میرے اور آپ کے لئے ہیں۔ پس آپ کے پاس جو آدمی تھوڑا سا لینے کے لئے آتا ہے۔ تم وہ چیز اس کے ہاتھ میں پکڑا دو۔ غرض مخالف (اپنی مخالفتوں کے باوجود) قوتِ احسان ہم سے نہیں چھین سکے کیونکہ اللہ نے فرمایا کہ تم پر خدا تعالیٰ نے بڑا احسان کیا ہے، تمہارے دماغ میں ایک لمحہ کے لئے احسان کا بدلہ لینے کا خیال پیدا نہ ہو۔ اس سلسلہ میں تمہیں جو اذیتیں دی گئی ہیں ان کے اوپر سختی سے قائم رہو اور صبر سے کام لو۔

صبر کے متعدد معانی

صبر کے بہت سارے معنے ہیں مثلاً صبر کے ایک معنے تو شجاعت کے ہیں یعنی میدان جنگ میں صبر و ثبات کے ساتھ قائم رہنا اور صبر کے ایک معنے کسی کا بچہ مر جائے تو نوحہ نہ کرنے کے ہیں یعنی اس بات پر قائم رہنا کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اس کی رضا پر ہم راضی ہیں اس طرح یہ صبر مختلف شکلوں میں انسانی زندگی میں ظاہر ہوتا ہے۔

فرمایا اپنے رب کی خوشنودی کے لئے صبر کی راہوں کو اختیار کرو اور اگر تم صبر کی راہوں کو اختیار کروگے تو تم اپنے رب کی زیادہ سے زیادہ خوشنودی اور اس کا پیار حاصل کرتے چلے جاؤگے۔

غرض یہ سات حکم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دئے گئے ہیں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ آپ اول المسلمین تھے اس لحاظ سے یہ آپ کی سات صفات بن گئیں اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا نے فرمایا تھا کہ (اے رسول) تو مدثر بن اور (نعوذ باللہ) آپ مدثر نہیں بنے یا خدا نے فرمایا تھا قم فانذر لیکن پھر بھی آپ لیٹے رہے اور خدا نے آپ کو فرمایا تھا کہ اپنے رب کی صفات کو دنیا میں بیان کر مگر آپ نے اس میں سستی اختیار کی (نعوذ باللہ) ایسا خیال بالکل خلاف واقعہ ہے اور ہم دوسروں کو بھی قائل کر سکتے ہیں کہ یہ بات خلاف واقعہ ہے۔ مخالفین اسلام یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کو نہیں مانتے کہ وہ خدا کی طرف سے اور خدا کی کتاب اور خدا کے احکام پر مشتمل ہے لیکن اس سے وہ انکار نہیں کر سکتے کہ اس میں جو بھی حکم دیا گیا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کیا۔ آپ تو اول المسلمین تھے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک واقفِ زندگی کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر)

عزیز محمد اسحٰق صاحب انور واقف زندگی ۲۲ر رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک (مطابق ۱۲ر نومبر ۱۹۷۱ء) کچھ لمبی بیماری کے بعد انتقال کر گئے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں سینکڑوں احباب نے شمولیت فرمائی۔

عزیزم مرحوم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طالب علم تھے اور پاکستان بننے سے قبل اس سکول سے میٹرک پاس کرنے والے آخری گروپ میں سے ایک تھے۔ عزیز کو بچپن سے ہی خدمت سلسلہ کا شوق تھا عاجز تو پہلے ہی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا میری تجویز پر اس نے بھی اپنی زندگی وقف کرنے کی درخواست حضرت امیرالمومنین المصلح الموعودؓ کو مارچ ۱۹۴۷ء میں ہی بھجوادی تھی نتیجہ نکلنے پر حضور نے ارشاد اسے ہوز تعلیم الاسلام کالج قادیان میں کام کرنے کا ارشاد فرمایا۔ پھر جلد ہی ہجرت کا دور دورہ ہوا تو ہم چار بھائیوں میں سے ہمارے ایک بھائی ماسٹر محمد ابراہیم صاحبؓ کو قادیان میں بطور درویش دارالمسیح قیام کرنے کی اجازت ملی اور ہمیں پاکستان آنا پڑا۔ یہاں آنے کے بعد عزیزم محمد اسحٰق صاحب انور کو حضور المصلح الموعودؓ کے ارشاد کی تعمیل میں دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ میں کام کرنے کا موقع ملا حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ جن کے ساتھ عزیزم کام کرتا تھا ریٹائر ہونے کے بعد کافی عرصہ زندہ رہے جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو عزیزم کے حالات دریافت فرماتے اور پھر اس کی محنت اور دیانت داری کے واقعات بیان کر کے تعریف فرماتے رہتے جزاہ اللہ احسن الجزاء

قیام ربوہ کے دوران جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچے مکانوں میں تشریف لے آئے تو عزیزم کو حضور کا امانت ذاتی کا حساب پیش کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوتی تھی اور اس طرح اسے حضور کی صحبت میں بھی دیر تک حاضر رہنے کا موقع ملتا ان خوش قسمت ایام کا ذکر کرتے عزیزم کا چہرہ خوشی سے روشن ہو جایا کرتا تھا اسی دوران تحریک جدید کی زمینوں پر نورنگر فارم میں ایک اکونٹنٹ کی فوری ضرورت پیش آئی۔ حضرت المصلح الموعودؓ عزیزم کے کام سے خوب واقف تھے اسے انتخاب کیا اور پھر حکم دیا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر روانہ ہو جائے۔ چنانچہ اس ارشاد کی تعمیل میں عزیزم ۲۹ر نومبر ۱۹۵۴ء سندھ جا پہنچا جہاں اپنے مفوضہ فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ جماعت کا سیکرٹری مال اور مجلس خدام الاحمدیہ کی قیادت کرنے کی توفیق ملی۔ نیز وہاں کی جماعت کی نمائندگی مجلس مشاورت کے موقعہ پر کئی بار کرنے کا موقع پایا۔

سندھ میں ڈیوٹی کے دوران ہی عزیزم بخار سے بیمار رہا جس کا اثر دماغ پر بھی بظاہر معلوم ہونے کے باوجود ہمت سے کام لیتا رہا اور آخری طور پر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور وقف جدید میں کچھ نہ کچھ کام کرتا رہا

عزیزم مرحوم نے جوانی میں ہی وصیت بھی کرادی تھی جیسا کہ اس کے وصیت نمبر ۱۱۰۳۸ سے ظاہر ہے۔ آپ میں خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جس کا اظہار اس کی وفات پر تعزیتی خطوط میں اس کے درجنوں دوستوں اور واقف کاروں نے فرمایا ہے (جزاہم اللہ احسن الجزاء) یہاں نمونہ کے طور پر صرف دو خطوط کے اقتباسات درج ہیں:۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

"عزیزم محمد اسحٰق کی وفات کا مجھے دلی صدمہ پہنچا ہے اور ان کے پسماندگان کے بارہ میں سخت فکرمند اور دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی مشکلات کو آسان فرمائے اور خود ان کا حامی و ناصر اور کفیل ہو آمین مرحوم سے مجھے تعارف بہت دیر سے ہے۔ لیکن خاص طور پر ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع اس وقت میسر آیا جب آنریری طور پر انہوں نے اپنی خدمات وقف جدید کے لئے پیش کیں اور باوجود بیماری کے کچھ نہ کچھ کام حسب توفیق کرتے رہے۔ نہایت مخلص اور سلسلہ کے فدائی اور خلافت احمدیہ کے عاشق تھے"۔

۲۔ اسی طرح مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین تحریر فرماتے ہیں:۔

"برادرم محمد اسحٰق صاحب کی وفات کا سن کر بہت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم کے ساتھ عرصہ دراز سے واقفیت تھی اور میں نے ان کو قریب سے دیکھا ہے نہایت نیک آدمی تھے اور نمازوں اور تہجد کے پابند۔ تبلیغ کا انہیں ہمیشہ سے جنون رہتا تھا۔ اور اپنے مفوضہ کام خوب خوشی سے نبھاتے تھے۔"

عزیز مرحوم میں خلیفہ وقت سے محبت کا جذبہ عشق کے درجہ تک پہنچا ہوا تھا صحت کے ایام میں تو اس کا اظہار مختلف ذرائع سے کیا ہی کرتے تھے مگر جب بیمار ہوئے تو حضرت المصلح الموعودؓ کی صحت کے لئے دوائیں بنانا اور دعائیں کرنے کا انہیں جنون سا ہو گیا تھا۔ عام نمازوں کے علاوہ تہجد میں بعض دوستوں کو بھی شامل کر لیتے اور اتنی لمبی دعائیں کرتے کہ بعض دفعہ ساتھی برداشت نہ کر سکتے" اکثر کوئی نہ کوئی دوائی تیار کرتے اور میرے سپرد کرتے کہ اسے حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچا دوں اور ساتھ ہی اس یقین کا اظہار کرتے کہ اس دوائی سے ضرور حضور کو صحت کاملہ ہو جائے گی ۱۹۶۳ء کی گرمیوں میں کوئٹہ گئے تو وہاں سے لوہے کا ہاون دستہ خرید لائے تا حضور کے لئے دوائی تیار کرنے میں آسانی رہے مرحوم فالج کے مریض تھے آخری چند سالوں میں چلنا پھرنا بھی مشکل تھا مگر پھر بھی خلیفہ وقت کی ملاقات کا بے حد شوق تھا جون ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے واپس تشریف لائے تو حضور سے ملنے کے لئے کئی بار کوشش کرتے مگر لڑکھڑا کر گر جاتے آخر ایک دن پروگرام بنا کر عاجز سائیکل پر بٹھا کر لایا اور قصر خلافت اور مسجد کے درمیان کرسی پر بٹھایا حضور نماز کے لئے تشریف لائے تو ملاقات ہو گئی جس سے بے حد خوش ہوا۔

تبلیغ کا شوق بھی عزیزم میں خوب تھا اس کا چسکا تو اسے مجلس اطفال الاحمدیہ گوجرانوالہ اور پھر مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل قادیان کے ذریعہ سے پیدا ہوا اور پھر ساری عمر تبلیغ کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا چھٹی لے کر اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں اس غرض کے لئے اکثر جایا کرتے تھے۔ خطوط اور لٹریچر بذریعہ ڈاک بھی بھجواتے رہتے تھے بیماری کے دوران بھی کتابیں خریدتے اور لمبے لمبے تبلیغی خط بڑے بڑے آفیسروں کو لکھتے رہتے تھے لاہور کے ہسپتالوں میں زیر علاج رہے تو وہاں بھی مریضوں کے علاوہ ڈاکٹروں کو بھی تبلیغ جاری رکھتے۔

مرحوم میں بہت سی خوبیاں تھیں جن کا اظہار بے سروسامانی کے باوجود ہوتا رہتا تھا یہ یقیناً ہمارے والد حضرت سیٹھ فضل کریم صاحب صحابی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے جنہوں نے ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا اور پھر ہر سال قادیان جا کر چند دن حضور کی خدمت میں رہ کر مختلف خدمات سرانجام دینے کا موقع پاتے رہے ۱۲ر نومبر ۱۹۳۹ء کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں پورے ۳۲ سال بعد عزیزم اپنے والد مرحوم سے جا ملا اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی ارشاد کی تعمیل میں امانتاً ہی مدفون ہوا۔

عزیز مرحوم کی اہلیہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت حکیم مولوی نظام الدین صاحب صحابی نے اپنے خاوند کی بیماری میں خوب خدمت کی اللہ تعالیٰ اسے پانچ لڑکوں کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت کرنے کی توفیق دے تا ایک واقف زندگی کے جانے پر یہ پانچوں واقف بن کر دین کی خدمت کریں۔ نیز ہماری بوڑھی والدہ کو بھی اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے جس نے بیماری کے ان سالوں میں اس رنگ میں اس کی خدمت کی کہ کئی بار خود بیمار ہو جاتیں

عزیزم کی وفات پر ان سب احباب کا بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے مختلف ذرائع سے تعزیت فرمائی اور ہمارے اس صدمہ کے موقعہ پر ہمدردی کا سلوک فرمایا۔

درخواستِ دعا

عزیزم برادرم سید ارشد سلیم صاحب سپروائزر کراچی (ابن سید محمد میاں صاحب سلیم صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ) انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکہ جا رہے ہیں احباب دعا کریں کہ عزیز موصوف اعلیٰ کامیابی حاصل کریں اور ملک و قوم کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

(نصراللہ خان ناصر جنرل سیکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۷۱/۱۱/۱۱ تا ۷۱/۱۲/۱۰

۸۰	محمد اقبال صاحب ابراہیم آباد ضلع تھرپارکر	۲۵.۰۰	روپے
۸۱	مریم صدیقہ صاحبہ بیگم شیخ عبدالسمیع صاحب قمر لائل پور	۵۰.۰۰	"
۸۲	چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پیپلز کالونی لائل پور	۱۰.۰۰	"
۸۳	شیخ لئیق احمد صاحب " "	۳۰.۰۰	"
۸۴	شیخ دوست محمد صاحب مرحوم " "	۴۰.۰۰	"
۸۵	احباب جماعت احمدیہ لائل پور	۳۱.۷۵	"
۸۶	ڈاکٹر رضی مسعود احمد صاحب سول لائن لاہور	۲۰.۰۰	"
۸۷	ملک عبدالحئی خان صاحب " "	۱۰.۰۰	"
۸۸	شمیم نصرت خانم صاحبہ " "	۱۰.۰۰	"
۸۹	عابد علی صاحب بٹ پرانی انار کلی لاہور	۴۱.۰۰	"
۹۰	امۃ السلام صاحبہ بنت عبدالجلیل عشرت صاحب سنت نگر لاہور	۱۰.۰۰	"
۹۱	والدین ملک بشیر احمد صاحب سلطان پورہ لاہور	۱۰۰.۰۰	"
۹۲	اہلیہ چوہدری عبدالغفور صاحب مرحوم باغبانپورہ لاہور	۱۰.۰۰	"
۹۳	میاں محمد شفیق صاحب چمن آباد لاہور	۱۰.۰۰	"
۹۴	اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر لاہور	۱۰.۰۰	"
۹۵	عبدالقیوم صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۴۰.۰۰	"
۹۶	اہلیہ ملک نصر اللہ خان صاحب نیلا گنبد لاہور	۱۷.۰۰	"
۹۷	چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب "	۱۰.۰۰	"
۹۸	پولے مخدوم صاحب منجانب والدہ مرحومہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰.۰۰	"
۹۹	چوہدری عزیز احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰۰.۰۰	"
۱۰۰	بچہ شاہد وسیم احمد صاحب لاہور چھاؤنی	۲۵۰.۰۰	"
۱۰۱	چوہدری عبدالشکور صاحب ایڈووکیٹ منجانب پسر طارق شکور سمن آباد لاہور	۱۰.۰۰	"
۱۰۲	ملک منور احمد صاحب جاوید مغل پورہ گنج لاہور	۱۰.۰۰	"
۱۰۳	ثناء اللہ صاحب دہلی گیٹ لاہور	۵۰.۰۰	"
۱۰۴	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ساہیوال	۲۵.۰۰	"
۱۰۵	میجر سید نعمت اللہ صاحب مانسہرہ	۲۱.۰۰	"
۱۰۶	لجنہ اماء اللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور	۲۰	"
۱۰۷	چوہدری عبدالرحمن صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۲۰	"
۱۰۸	بابو اسعد محمود صاحب گوندل "	۱۰	"
۱۰۹	محمد احمد صاحب ظفر آباد لاہی سندھ	۱۰	"
۱۱۰	غلام محمد صاحب بلوچ نور نگر فارم سندھ	۵۰	"
۱۱۱	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منگلا کالونی	۱۱	"
۱۱۲	منظور احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ محمود آباد اسٹیٹ	۳۳.۳۷	"
۱۱۳	حاجی حیدر الحق خان صاحب خان پور رحیم یار خان	۵۰.۰۰	"
۱۱۴	سیکرٹری صاحب مال دار العلوم غربی ربوہ	۱۰.۰۰	"
۱۱۵	منشی سلطان احمد صاحب دھدسرا منڈی گوڑاہہ	۲۳.۰۰	"
۱۱۶	چوہدری علی احمد صاحب سیکرٹری مال رسول پور بھلیاں	۱۰.۰۰	"
۱۱۷	چوہدری غلام محمد بشیر صاحب ... از فرزند مرحوم نصیر احمد ...	۱۵.۰۰	"
۱۱۸	ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام محمد بشیر صاحب "	۳۵.۰۰	"
۱۱۹	صوفی محمد اسماعیل صاحب ر ب ۲۷۶ ستیلال ضلع لائل پور	۱۰.۰۰	"
۱۲۰	فہمیدہ کھوکھر صاحبہ لاہور	۱۰.۰۰	"
۱۲۱	چوہدری محمد علی صاحب ملہی چک ... بہاول نگر	۲۰.۰۰	"
۱۲۲	ملک محمد اکرم صاحب دیپالپور	۱۰.۰۰	"
۱۲۳	شیخ عبدالرشید صاحب دیپالپور	۱۴.۰۰	"

باقی

امام المتقین مع نجات المسلمین و تنبیہ الغافلین

یہ کتاب پنجابی نظم میں دوستوں کے تقاضا کے ماتحت تیسری بار چھپی ہے اس کتاب کو پنجابی زبان کے مشہور احمدی شاعر ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی مرحوم ابن مولانا دلپذیر صاحب بھیروی نے نہایت محنت سے پنجابی میں نظم کیا۔ اور احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک مرتبہ جناب خادم صاحب گجراتی مرحوم کے اکثر حوالہ جات متعلق وفات مسیح ناصری علیہ السلام و صداقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و حقیقت ختم نبوت کو نظم میں اور کتاب کے حاشیہ پر نثر میں درج کر دیا ہے کتاب کے دوسرے حصہ میں بعض غلط عقاید مثلاً نسخ فی القرآن اور انبیاء کرام علیہم السلام پر بعض جھوٹے الزامات کا موثر رد اور ابطال کیا گیا ہے

تیسرے حصہ تنبیہ الغافلین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کا تعارف بصورت ترکیب بند کیا گیا ہے۔ کتاب نایاب ہو چکی تھی اور دیہات کے احمدی احباب خصوصاً وقف جدید کے معلمین کے اصرار پر کاغذ کی از حد گرانی و نایابی کے باوجود پبلشر (حکیم مولوی عبداللطیف صاحب شاہد گجراتی) نے کوشش کر کے چھپوا دی ہے تینوں مضمونوں کا حجم تین سو صفحات سائز ۲۰×۲۶/۸ ہے اور قیمت صرف چار روپے ہے۔ ربوہ کے تمام کتب فروش اداروں سے مل سکتی ہے۔ اکٹھی منگوانے کی صورت میں ۲۵ فی صد رعایت دی جائے گی۔

جامعہ نصرت ربوہ کی چار طالبات وظیفہ کی مستحق قرار پائیں

جامعہ نصرت ربوہ میں ایف ایس سی کی کلاسز ۱۹۶۹ء میں شروع ہوئی ہیں۔ سائنس کی ان طالبات کے پہلے گروپ نے ۱۹۷۱ء میں ایف ایس سی کا امتحان دیا تھا بورڈ کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل طالبات کو وظیفہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے الحمد للہ

۱۔ نبیلہ ۲۔ بلقیس فاطمہ ۳۔ مریم صدیقہ ۴۔ طیبہ۔

(پرنسپل)

ولادت

عزیزم محمد دین صاحب ناز حافظ زندگی استاد جامعہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ۷۱/۱۲/۲۳ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود ماسٹر کمال الدین صاحب آف ملہو کے کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ہم دونوں خاندانوں کے لئے مبارک والا اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(احمد دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۸ ایم ایل براستہ خانقاہ آباد ضلع سرگودہا)

ضروری اعلان

خریداران الفضل کے پتہ جات کی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں جن احباب نے اپنے پتہ میں تبدیلی یا کوئی درستی وغیرہ کروانی ہو وہ اپنے صحیح پتہ سے اطلاع دیدیں۔ نیز پتہ صاف ستھرا تحریر ہو تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

نوٹ: پتہ تحریر کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں جو کہ آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے بھائی کیپٹن سید تاج زبیری بھارت کی قید میں ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے اور بخیریت واپس لائے۔ احباب دوسرے فوجی بھائیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (اہلیہ مرزا عبدالسمیع صاحب سٹیشن ماسٹر ڈنگہ)

۲۔ میرے ماموں زاد بھائی جو کہ مشرقی پاکستان میں ڈیوٹی پر تھے معلوم ہوا ہے کہ اب دشمن کی قید میں ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور بخیریت واپس لائے احباب دوسرے فوجی بھائیوں کے لئے بھی دعا فرماویں۔ (سراج الدین چیمہ دفتر وکالت مال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا کی احمدی جماعتوں کی چھیالیسویں کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام ۔ ملک کی متعدد ممتاز اور نامور شخصیتوں کی شمولیت اہم تقاریر

غانا (مغربی افریقہ) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں احمدی جماعتوں کی چھیالیسویں سالانہ کانفرنس ۶ صلح (۶ جنوری) کو سالٹ پانڈ میں شروع ہو کر ۹ صلح کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں کم و بیش آٹھ ہزار اشخاص شامل ہوئے جن میں ملک کی متعدد نامور اور ممتاز شخصیتیں شامل تھیں۔ تین پیرامائونٹ چیفس ۔ متعدد ممبران پارلیمنٹ اور پاکستانی ہائی کمشنر برائے غانا بھی کانفرنس میں شامل ہوئے۔

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو حضور نے اس موقع کے لئے ازراہ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ اس پیغام میں حضور نے جماعت احمدیہ غانا کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ وہ اپنی مساعی کو تیز سے تیز تر کر دیں تاکہ ہم اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو سکیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بھی اس تقریب پر ایک پیغام ارسال فرمایا جس میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جماعت کو قرآن کریم کے فنٹی زبان میں ترجمہ کی اشاعت کا جلد انتظام کرنا چاہیئے اس ترجمہ کا مسودہ تیار ہو چکا ہے صرف نظر ثانی کا کام باقی ہے۔

کانفرنس کا افتتاح جماعت احمدیہ غانا کے امیر مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نے کیا آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق غلبہ اسلام مقدر ہو چکا ہے گو اس وقت بعض مشکلات حائل ہیں مگر ہمیں چاہیئے کہ ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سرگرم عمل رہیں آپ نے فرمایا اگر مسلمان دنیا میں ایک موثر طاقت بن کر ابھرنا چاہتے ہیں تو باہمی جھگڑوں سے بچیں اور ذاتی مفاد پر اسلام کے عظیم مفاد کو ہر صورت میں مقدم رکھیں۔

کانفرنس سے متعدد مقررین نے خطاب فرمایا جن میں تین پیرامائونٹ چیف اور پاکستان کے ہائی کمشنر برائے غانا بھی شامل تھے۔ ہائی کمشنر صاحب نے اپنی تقریر میں پاکستان سے آنے والے مبلغین ڈاکٹروں اور استادوں کی تعریف فرمائی جو اہل غانا کی بے لوث خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ جماعتی نظم و ضبط سے بھی بہت متاثر ہوئے۔

کانفرنس میں دیگر دینی مصروفیتوں کے علاوہ نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی اور ان ایام میں سالٹ پانڈ مشن میں بہت رونق رہی۔ اس موقع پر حاضرین سے مکرم مولوی عبدالشکور صاحب کو متعارف کرایا گیا جو بطور امیر اب [illegible] سنبھال رہے ہیں۔ جلسہ میں نو ہزار سے زائد سیڈیز چندہ بھی جمع ہوا۔ کانفرنس کی روداد مقامی اخبارات میں شائع ہوئی۔ ریڈیو سے بھی اس کی خبر نشر ہوئی۔

الفرقان کے وی پی

جن احباب کا چندہ ماہ دسمبر میں ختم ہو گیا تھا۔ ان کے نام ماہ جنوری ۱۹۷۲ء کا ماہنامہ الفرقان وی پی کیا گیا ہے۔ یہ نمبر ایک خاص نمبر ہے اس میں حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحؒ کے قصیدہ کے بارے میں نہایت قیمتی مقالہ بھی شامل ہے۔
احباب وی پی ضرور وصول فرمالیں۔
(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم بابو محمد حمید احمد صاحب گزشتہ کئی سالوں سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہیں چند روز سے ضعف قلب کی شکایت بھی پیدا ہو گئی ہے احباب سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(حافظ سلیم احمد کراچی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۲ر جنوری۔ مرکزی وزیر خوراک ملک معراج خالد نے ملک کی غذائی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ گندم کا کافی ذخیرہ موجود ہے اس لئے فکر اور تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ امریکہ۔ آسٹریلیا اور مغربی جرمنی سے بھی گیہوں منگوایا جا رہا ہے جو اگلے ماہ کی ۱۵ تاریخ تک پہنچ جائے گا۔ کمی والے علاقوں میں گیہوں پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ملتان ۱۲ر جنوری۔ وزیر قانون مسٹر محمود علی قصوری نے بتایا کہ ملک کے لئے جو نیا آئین تیار کیا جا رہا ہے وہ اسلام کے بنیادی قوانین کے مطابق ہوگا۔ قرارداد مقاصد کو بھی اس میں ملحوظ رکھا جائے گا۔ آئین کے متعلق اس سے قبل جو مسودات تیار کی گئی ہیں مجوزہ آئین ان سے بہت بہتر ہوگا۔ اس میں ہر پاکستانی کے لئے بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی آپ نے کہا میں مارشل لاء کے نفاذ کے سخت مخالفین میں سے ہوں لیکن موجودہ حالات میں اگر فوری طور پر اسے اٹھا لیا گیا تو ملک میں لاقانونیت پھیل جائے گی۔ ویسے توقع ہے بہت پہلے اسے اٹھا لیا جائے گا۔

واشنگٹن ۱۲ر جنوری۔ امریکی جریدہ نیوز ویک میں شائع شدہ ایک خفیہ رپورٹ کے مطابق امریکی صدر نکسن کو بھارتی جارحیت پر شدید تشویش ہے وہ ہر قیمت پر پاکستان کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور اس سلسلے میں بڑے سے بڑا خطرہ مول لینے کو تیار ہیں۔

پیکنگ ۱۲ر جنوری۔ حکومت چین نے مسٹر چی پنگ فی کو چین کا وزیر خارجہ مقرر کیا ہے آپ قائم مقام وزیر خارجہ کی حیثیت سے عرصہ سے کام کر رہے ہیں۔

کراچی ۱۲ر جنوری۔ بھارت سے پاکستان کے جنگی قیدیوں کی دوسری فہرست بھی موصول ہو گئی ہے۔ اب تک مجموعی طور پر ۳۶ ہزار ناموں کی فہرست مل چکی ہے تازہ فہرست میں پہلی بار پاک فضائیہ اور بحریہ کے قیدیوں کے نام بھی شامل ہیں۔

تشخیص بجٹ انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے چندہ کی شرح ایک پیسہ فی روپیہ مقرر فرما دی ہے۔ تمام مجالس کو بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ ہمارا مالی سال یکم صلح/جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ تمام زعماء مجالس سے درخواست ہے کہ وہ نئی شرح کے مطابق بجٹ تشخیص کر کے جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں مجالس کی نگرانی فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء
(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ربوہ میں باران رحمت کا نزول

ربوہ ۲۲ر صلح۔ گزشتہ جمعہ حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ سے قبل بارش کے لئے دعا کی تحریک فرمائی تھی اس دفعہ بھی خطبہ جمعہ کے بعد مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اس کی یاد دہانی کرائی تھی۔

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ کل نماز جمعہ کے بعد ہی بوندا باندی شروع ہو گئی۔ رات گئے تک وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی۔ الحمد للہ

گمشدہ نوٹ

محلہ دارالرحمت وسطی گراسی پلاٹ اور رحمت بازار (ربوہ) کے درمیان پچاس روپے کا ایک نوٹ گزشتہ جنگ کے ایام میں کہیں گر گیا تھا اگر کسی دوست کو ملا ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔
(بشیر احمد معرفت شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴